مطابق اس کے بارے میں فیصلہ کریں کیونکہ شریعت اسلامیہ کی بالادستی ایک مسلمان کے ایمان وعقیدہ کا مسئلہ بھی ہے اور اس کے لیے میدانِ حشر میں بارگاہِ ایزدی اور دربارِ مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم میں جواب دہی کے مرحلہ سے بھی گزرنا ہوگا بلکہ اسلام کے حوالہ سے "شریعت بل" کے علاوہ ایک اور اہم اور نازک مسئلہ بھی اس وقت قومی اسمبلی کے ارکان کے ضمیر کو دستک دے رہا ہے اور وہ ہے وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار سے مالیاتی امور کو مستثنیٰ رکھنے کا مسئلہ جو اس وقت قومی حلقوں میں سنجیدگی کے ساتھ زیر بحث ہے

وفاقی شرعی عدالت کم وبیش دس سال قبل تشکیل دی گئی تھی اور اس کی ذمہ داریوں میں ملک میں رائج غیر اسلامی قوانین پر نظرثانی کا کام بھی تھا لیکن بعض دیگر قوانین کی طرح مالیاتی قوانین کو دس سال کے لیے وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار سے مستثنیٰ کر دیا گیا تھا اور اس استثنا کی وجہ یہ بیان کی گئی تھی کہ اس دوران متبادل مالیاتی نظام ترتیب پا جائے تاکہ موجودہ غیر اسلامی سودی مالیاتی نظام کو یک لخت ختم کرنے کی صورت میں کوئی خلا پیدا نہ ہو اور مالیاتی نظام افراتفری اور ابتری کا شکار نہ ہو جائے۔ دس سال کی یہ میعاد جون ۹۰ء کے دوران ختم ہو رہی ہے جبکہ اسلامی نظریاتی کونسل ملکی اور بیرونی علماء اور ماہرین معیشت کی مشاورت اور راہنمائی سے سود سے پاک معاشی نظام کا مکمل خاکہ مرتب کر کے حکومت کے حوالے کر چکی ہے لیکن حکومتی حلقوں کا یہ رجحان سامنے آرہا ہے کہ وہ وفاقی شرعی عدالت کے دائرۂ اختیار سے مالیاتی امور کو مستثنیٰ رکھنے کی مدت میں مزید اضافہ کر کے موجودہ سودی نظام کو برقرار رکھنے کی فکر میں ہیں۔ اس مقصد کے لیے ارکان اسمبلی کو ہموار کرنے کی مہم جاری ہے اور مسئلہ بھی قومی اسمبلی کے سامنے آنے والا ہے۔ قومی اسمبلی کے ارکان کے سامنے اس مسئلہ کی وضاحت کی ضرورت نہیں ہے کہ سود کو قرآن کریم نے صراحتاً حرام قرار دیا ہے بلکہ سود کے لین دین کو خدا اور رسولؐ کے خلاف جنگ سے تعبیر کیا ہے جبکہ موجودہ معاشی نظام کی بنیاد ہی سود پر ہے اور اسلام کے عملی نفاذ کے لیے ضروری ہے کہ ملک کے معاشی نظام کو سود اور اس جیسی خرابیوں سے یکسر پاک کر دیا جائے۔ اس لیے ہم قومی اسمبلی کے محترم ارکان سے گزارش کریں گے کہ وہ سود پر مبنی غیر اسلامی معیشت کو باقی رکھنے کی مہم کا ساتھ نہ دیں بلکہ اس بات پر زور دیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کی بنیاد پر سود سے پاک معاشی نظام کو ملک میں بلاتاخیر رائج کیا جائے۔

بہرحال "شریعت بل" اور "شریعت کورٹ کے اختیارات" کا مسئلہ ارکان قومی اسمبلی کے ضمیر اور ایمان کے لیے چیلنج کی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اگر انہوں نے ان دو مسائل کے سلسلہ میں دین وایمان کے تقاضوں کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے کردار کا تعین کیا تو ان کا یہ عمل دنیا وآخرت میں ان کی نیک نامی اور سرخروئی کا باعث ہوگا اور اگر وہ جماعتی مصلحتوں اور گروہی وطبقاتی مفادات کے حصار سے خود کو نہ نکال سکے اور سود پر اصرار اور شریعت کی بالادستی سے انحراف کے اس بدترین قومی جرم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دنیاوی اور اخروی عذاب (العیاذ باللہ) کا سبب پہلا اور بڑا ہدف وہی ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس رسوائی اور ذلت سے پوری قوم کو پناہ میں رکھیں۔ آمین یا الہ العالمین

موت العالِم موت العالَم

ملک کے دینی حلقوں کے لیے یہ خبر انتہائی رنج والم کا باعث ہوگی کہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے شیخ الحدیث حضرت مولانا علامہ محمد شریف کشمیریؒ، مدرسہ معراج العلوم بنوں کے شیخ الحدیث اور قومی اسمبلی کے سابق ممبر حضرت مولانا صدر الشہیدؒ اور دارالعلوم کبیر والا کے استاذ الحدیث حضرت مولانا منظور الحقؒ کا گزشتہ ماہ کے دوران انتقال ہوگیا ہے۔

إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

تینوں بزرگوں کی علمی وتدریسی خدمات کا دائرہ بہت وسیع ہے اور ان کی علمی ثقاہت پر ملک کے دینی حلقوں کو اعتماد رہا ہے۔ آج کے قحط الرجال کے دور میں جبکہ تدریسی علم اور علمی ثقاہت کا دائرہ دن بدن سمٹتا جا رہا ہے ان بزرگوں کا یکے بعد دیگرے رخصت ہو جانا علمی دنیا کے لیے بہت بڑا سانحہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کو کروٹ کروٹ جنت نصیب کریں، ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دیں اور تلامذہ کو ان کا علمی مشن جاری رکھنے کی توفیق سے مالامال فرمائیں۔ آمین یا الہ العالمین۔

اعتذار

مولانا عبد الحقؒ کیلانی اور ڈاکٹر فضل الرحمان کے مناظرہ کی روداد کسی وجہ سے شائع نہیں ہو سکی۔ آئندہ شمارے میں پیش کی جائے گی۔

(ادارہ)